بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصریحات

آج صفر کی ۲۱ تاریخ ہے ۔ ماہ ربیع الاول کی آمد آمد ہے ۔ محرم کا مہینہ گزرا جو بعض نام ونہاد اسلامیان وطن نے " ماتم اور غم واندوہ " میں گزارا ۔ اہل بیت کے نام پہ خرافات و ترہات کا ارتکاب کیا گیا ۔ ادہر نام نہاد مسلمان مصنوعی رونا رو رہے تھے ۔ ماتم کر رہے تھے ' اور سینے پیٹ رہے تھے ' بال بکھیر کر اور خون نکال کر اہل بیت سے " محبت " کا اظہار کر رہے تھے ' دلدل کی آنکھ میں کیمیکل ڈال کر اسے رلا رہے تھے ' گریبان چاک ہو رہے تھے اور زنجیریں چل رہی تھیں اوور دوسری طرف ابلیس خوش ہو رہا تھا کہ اس کا مقصد پورا ہو رہا ہے ۔ وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا تھا کہ اس کی ذریت میدان کارزار میں مصروف عمل ہے اور اس کا کام چل رہا ہے ۔

فرمان نبوی ہے " بد ترین عمل بدعت ہے " کہ وہ دین کے نام پر اور ثواب کی غرض سے کیا جاتا ہے ۔ کرنے والا سمجھتا ہے کہ وہ اللہ کی خوشنودی گی حاصل کر رہا ہے اور حقیقت میں وہ قہر خداوندی اور غضب جبار کو اپنے اوپر واجب کر رہا ہوتا ہے ۔ یہ ماتم کیا ہے ؟ یہ صبر کی ضد ہے ۔ ماتم کرنے والوں کی اپنے اماموں کی تعلیمات سے صریح بغاوت ہے ۔ قرآن کے عطا کردہ تصورات کا خون ہے ۔ یہ جسم کا ماتم نہیں عقل کا ماتم ہے ۔

زیر نظر شارہ میں " ماتم حسین ؓ اور اس کی شرعی حیثیت " کے مقالہ میں خود شیعہ ائمہ کے اقوال اس ماتم کی تردید کر رہے ہیں ۔ سادہ لوح شیعہ حضرات کو ان کے اماموں کی تعلیمات سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے شائد بات ان کے دل میں اتر جائے اور ان کی عاقبت سنور جائے ۔

ایک طرف یہ ماتمی طبقہ ہے اور دوسری طرف ہمارے انتہائی سادہ لوح وہ بھائی ہیں جو ۱۲ ربیع الاول کو خوشی کے نام پر انہی خرافات وبدعات کا شکار ہو جاتے ہیں جو ماتمی طبقہ غمی کے نام پہ ماہ محرم میں روا رکھتا ہے ۔ وہ " تعزیہ " نکالتے ہیں یہ " روضہ رسول " کی شبیہ کا جلوس نکالتے ہیں ۔ وہ " دلدل " نکالتے ہیں تو یہ دیگر جانوروں کو تختہ ستم بناتے ہیں ۔ وہ ماتمی گانے گاتے ہیں تو یہ خوشی کے ترانے بجاتے ہیں ۔ وہ